Name of the Candidate: **Mohd. Usman Ahmad**

Name of Supervisor: **Dr. Imran Ahmad**

Co Supervisor: **Dr. Khalid Jawed**

Deaprtment: **Urdu**

Topic of Research: **Ibne Safi Ki Novel Nigari: Ek Tajziyati Mutala**

Five Key Word: **Jasoosi Adab, Jasoosi Duniya, Imran Series, Nafsiyat Nigari, Mazah**

ABSTRACT

ابنِ صفی ایک ایسا ادیب ہے جسے بے پناہ مقبولیت ملی۔ اپنی موت کے تقریباً ۳۷ برس بعد بھی شہرت وقبولیت کے بے کنار پر اسی آب وتاب سے موجود ہے یا شاید اس سے بھی زیادہ۔ جتنے قاری ابن صفی کو میسر آئے شاید ہی اردو میں کسی دوسرے ادیب کے حصے میں آئے ہوں۔ ان کی شہرت ہی ان کی دشمن بن گئی اور ایک عرصے تک ابن صفی کو محض پڑھا گیا لیکن ان پر سنجیدگی سے کچھ تحریر نہ کیا گیا۔ جب ابن صفی پر لکھنے کا سلسلہ شروع ہوا تو ان کے فن سے بحث نہیں کی گئی بلکہ ان کی سوانح پر مبنی مضامین سامنے آتے رہے یا پھر بر سبیل تذکرہ فریدی حمید اور عمران کا ذکر ہوا۔ ابن صفی پر مضامین تحریر کرنے والوں نے زیادہ مضامین اس طرح کے تحریر کیے کہ ان میں ابن صفی سے ان کی عقیدت کا تو اظہار ہوا لیکن ابن صفی کے فن کی خوبیوں پر انھوں نے سیر حاصل بحث نہیں کی۔ اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ ابن صفی کی افہام وتفہیم میں دو طرح کے گروہ بن گئے۔ ایک تو وہ جنھوں نے ابن صفیکو سرے سے ادیب ہی نہیں مانا ان کی تخلیقات کو شجر ممنوعہ قرار دے دیا۔ یہاں تک کہ ابن صفی کی تخلیقات کو عوامی ادب کی شعریات پر بھی نہیں پرکھا۔ دوسرا گروہ، وہ ہے جس نے اول الذکر کے احتجاج کی بنا پر ابن صفی کو ادب کی اس کرسی پر بٹھایا جس کو علامہ اقبال خالی کر گئے تھے اور انھوں نے ہر دلعزیز مصنف کو محض 'جمہوری ادیب' کی اصطلاح میں قید کر دیا۔ ان رویوں سے یہ ہوا کہ ابن صفی کے فن کی خوبیاں ابھر کر سامنے نہ آسکیں۔ باوجود ان سب باتوں کے ابن صفی پر دو کتابیں ایسی شائع ہوئیں جن میں زیادہ تر مضامین ابن صفی کے فن کو معرض میں لاتے ہیں ان کتابوں کے نام ہیں: ابن صفی (شخصیت اور فن کے آئینے میں) اور دوسری کتاب ''سری ادب اور ابن صفی''۔ اوالذکر جامعہ ملیہ اسلامیہ میں ابن صفی پر ہوئے سیمنار میں پڑھے گئے مضامین کا مجموعہ ہے اور دوسری کتاب مولانا آزاد یونیورسٹی میں ابن صفی پر منعقد سیمنار میں پڑھے گئے مقالوں پر مشتمل ہے۔ ان دونوں کتابوں میں ایسے مضامین کی تعداد خاصی ہے جن میں ابن صفی کے فن سے بحث کی گئی ہے۔

''ابن صفی کی ناول نگاری: ایک تجزیاتی مطالعہ''۔ کے عنوان سے یہ مقالہ پی ایچ ڈی کی سند کے لیے تحریر کیا گیا ہے۔ یوں تو ابن صفی

نے غیر جاسوسی ادب بھی تحریر کیا ہے لیکن میں نے اپنے مطالعے کو ابن صفی کی جاسوسی ناول نگاری تک ہی محدود رکھا ہے۔اس مقالے کو چار ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلا باب ابن صفی کی سوانح اور شخصیت پر مبنی ہے۔اس باب میں ابن صفی کی سوانح اور شخصیت کے اہم گوشوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔اس کے علاوہ انھوں نے کب شاعری شروع کی، اور جاسوسی ناول نگاری کس سنہ میں شروع کیں نیز ان کے جاسوسی ناولوں کی درست تعداد کیا ہے؟اس کے متعلق اس باب میں گفتگو کی گئی ہے۔

دوسرا باب ''اردو میں جاسوسی ادب کی روایت'' ہے۔اس باب میں اردو کے جاسوسی ادب کا جائزہ لیا گیا ہے۔اردو میں جاسوسی ادب کی ابتدا داستانوں سے ہوتی ہے اور عمرو عیار اردو کا پہلا اور بڑا جاسوس ہے۔دوسرے اردو میں جاسوسی ادب ترجموں کے ذریعے ہم تک پہنچا ہے اس ضمن میں، میں نے اہم ترجمہ نگاروں کے نام درج کیے ہیں۔تیسرے اردو میں طبع زاد جاسوسی ناول نگاروں کا ذکر اس باب میں کیا گیا ہے۔اس مطالعے کی روشنی میں کہا جاسکتا ہے کہ ابن صفی اردو کے سب سے پہلے طبع زاد جاسوسی ناول نگار ہیں ان کے بعد جن لوگوں کا ذکر آیا ہے ان میں اکرم الہٰ آبادی، اظہار اثر، عارف مارہروی، مسعود جاوید، جمیل انجم، انجم عرشی وغیرہ شامل ہیں۔

تیسرا باب ''ابن صفی کے اہم معاصر جاسوسی ناول نگار'' ہے۔اس باب میں ابن صفی کے اہم معاصر جاسوسی ناول نگاروں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس باب میں ابن صفی کے ان معاصرین کا ذکر ہے، جنھوں نے ابن صفی کی تقلید کرتے ہوئے بھی کم از کم ان کے کرداروں کی چوری نہیں کی اور ابن صفی سے الگ ایک منفرد راہ بنانے کی بھی کوشش کی۔ان میں بیشتر ناموں کا ذکر باب دوم 'اردو میں جاسوسی ادب کی روایت' کے تحت آچکا ہے لیکن اس باب میں ان کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے کیوں کہ دوسرے باب میں ابن صفی کے معاصرین کا ذکر سرسری کیا گیا ہے۔

چوتھا اور آخری باب ''ابن صفی کی ناول نگاری کا تجزیاتی مطالعہ ہے۔اس باب میں پانچ ذیلی عنوانات ہیں: (الف) نفسیات نگاری (ب) کردار نگاری (ج) زبان و بیان (د) تکنیک اور پلاٹ (ہ) مزاح۔ان ذیلی عنوانات کے تحت ابن صفی کے ناولوں کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ابن صفی نے جرم اور مجرم کی نفسیات پیش کی ہے۔ان کے یہاں نفسیاتی کردار بھی ہیں اور ابن صفی نے ان کی تحلیل نفسی بھی کی ہے۔ابن صفی کے ناولوں کی بنیاد مستقل کرداروں پر ہے لیکن ان کے یہاں ایسے کردار بھی ہیں جو ایک یا دو ناولوں میں آئے ہیں اور قاری کی یادداشت کا حصہ بن گئے ہیں۔ابن صفی نے کردار سازی کے وہ جوہر دکھائے ہیں کہ انھوں نے بے شمار کردار تخلیق کیے لیکن ان کے کرداروں میں یکسانیت نہیں ہے بلکہ ان کے یہاں کرداروں میں تنوع پایا جاتا ہے۔ابن صفی نے سادہ سلیس اور عام فہم زبان استعمال کی ہے۔اس میں روانی بھی ہے نادر تشبیہات بھی ہیں، مکالمہ اور بیانیے کا حسن بھی موجود ہے۔ابن صفی نے واقعے کی ہیبت ناکی کو کم کرنے کے لیے مزاح کا استعمال کیا ہے نیز ان کے یہاں مزاح کے ذریعے پلاٹ بھی آگے بڑھتا ہے۔مقالے کے آخر میں ماحصل اور کتابیات کا اندراج کر دیا گیا ہے۔